

اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و سادگی

(۲) زندگی کا اسلامی تصور

اسی لفظ خلافت و نیابت کا ایک اور اہم نکتہ کسی طرف بھی اشارہ نھلتا ہے۔ نائیب کا اصلی کیا ہے جو کہ وہ اپنے آقا کی الماک میں اس کی جانشینی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے اور جہاں تک ممکن ہو ان میں اسی شان کا تصرف کرے جس شان کا تصرف خود حقیقی مالک کرتا ہے بادشاہ اگر اپنی رعیت پر کسی شخص کو اپنا نائب بنائے تو اس کے لئے اپنے منصب نیابت کے استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہوگا کہ رعیت کی خبر گیری، شفقت، مہربانی، حفاظت، عدل اور جب موقع سنبھلنے میں وہی سیرت اختیار کرے جو خود بادشاہ کی سیرت ہے اور بادشاہ کی الماک اور اس کے احوال میں وہی ہی حکمت و تدبیر و دانائی اور احتیاط سے تصرف کرے جس سے خود بادشاہ ان میں تصرف کرتا ہے۔

پس جب انسان کو خدا کا خلیفہ اور نائب قرار دیا گیا، تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ انسان خدا کی نیابت و خلافت کا پورا حق اسی وقت ادا کر سکتا ہے جب خدا کی مخلوق کے ساتھ برتاؤ کرنے میں اس کی روش بھی ویسی ہی ہو جیسی خود خدا کی روش ہے یعنی جس شان ربوبیت کے ساتھ خدا اپنی مخلوق کی خبر گیری اور پرورش کرتا ہے ویسی ہی شان کے ساتھ انسان بھی اپنے محدود دائرہ عمل میں ان چیزوں کی خبر گیری اور پرورش کرے جو اللہ نے اس کے قبضہ قدرت میں دی ہیں۔ اسی طرح جس شان رحمانی و رحیمی کے ساتھ خدا اپنی مخلوق پر مہربان ہے جس شان حکمت و دانائی کے ساتھ خدا اپنی ملکیت میں تصرف کرتا ہے، جس شان عدل کے ساتھ خدا اپنی مخلوقات

یہ ظہور قائم کرتا ہے جس شانِ رحم و کرم کے ساتھ خدا اپنی صفتِ قہر و جبر کا اظہار کرتا ہے چھوٹے
 پہاڑ پر اسی شان کے ساتھ انسان بھی خدا کی اس مخلوق کے ساتھ معاملہ کرے جس پر اٹھنے
 اس کو حکومت بخشی ہے، اور جسے اس کے لئے سخر کیا ہے یہی مفہوم ہے جو تخلق و ابا خلاق اللہ
 کے حکیمانہ جملہ میں ادا کیا گیا ہے۔ مگر یہ اعلیٰ اخلاقی مرتبہ صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب
 انسان اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ اس دنیا میں کوئی خود مختار فرمان روا نہیں ہے بلکہ اس
 عالم کے حقیقی فرمانروا کا نائب ہے، اور یہی نیابت کا منصب ہے جو دنیا کی تمام اشیا حتیٰ کہ خود
 اپنے جسم اور جسمانی و نفسانی قوتوں کے ساتھ اس کے تعلق کی حیثیت اور حدود متعین کرتا ہے
 منصبِ نیابت کی تشریح میں یہ جتنے نکات بیان ہوئے ہیں ان سب کی تفصیل
 قرآن مجید میں موجود ہے جس سے دنیا اور انسان کے باہمی تعلق کا ہر پہلو روشن اور واضح
 ہو جاتا ہے۔

انسان نائب ہے کہ ہا لک کہا گیا کہ :-

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ خَلْقَ الْأَرْضِ وَ
 سَرَّعَ بَعْضَ لَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ
 لِيُنَبِّئُكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ (۲: ۶)

وہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو زمین میں نائب
 بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض سے اونچے درجے
 دئے تاکہ جو کچھ اس نے تم کو دیا ہے اس میں تمہاری
 آزمائش کرے۔

قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوُّكُمْ
 وَيَخْلُقَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مَن يَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ
 (۱۴: ۴)

موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا قریب ہے کہ
 خدا تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور تمہیں زمین کی
 خلافت دے تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔
 اے داؤد! ہم نے تجھ کو زمین میں اپنا نائب بنایا

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ

فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ النُّحُ
فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ - إِنَّ الَّذِينَ
يُضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيدٌ بِمَا خَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ (۲: ۳۸)

أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ (۹۵)
إِنَّ الْحُكْمَ لِلَّهِ (۷: ۷)

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (۲: ۳)

اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا
تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ (۱: ۷)

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۲: ۱۷)

پس تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت
اور اپنی خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ یہ تجھے اللہ
کے راستے سے بھٹکا دیگی۔ جو لوگ اللہ کے راستے سے
بھٹک جاتے ہیں ان کیلئے اس بنا پر سخت عذاب ہے
کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔

کیا خدا تمام حاکموں کا حاکم نہیں ہے ؟
حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہے۔

کہو کہ اے خدا مالک کے مالک تو جس کو چاہتا
ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا
اور جس کو چاہتا ہے مغز کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے
ذلیل کر دیتا ہے۔

جو کچھ تمہاری طرف خدا کی جانب سے ہدایت
بھی گئی ہے صرف اسی کی پیروی کرو اور اس کے

سوا دوسرے نیا وئی فرمانرواؤں کی پیروی نہ کرو
کہو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری

زندگی اور میری موت خدا کیلئے ہے جو براہِ عالمین ہے

یہ آیات بتاتی ہیں کہ دنیا میں جتنی چیزیں انسان کے زیرِ تصرف اور زیرِ حکم ہیں جتنی کہ
خود اس کا نفس بھی اس کی ملک نہیں ہے اصلی مالک اور حاکم اور فرمانروا خدا ہے۔ انسان کو
یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان چیزوں میں مالکانہ تصرف کرے اور من مانے طریقوں سے ان کو استعمال کرے

اس کی حیثیت دنیا میں صرف نائب کی ہے اور اس کے اختیار کی حد بس اتنی ہے کہ خدا کی ہمت پر چلے اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ان چیزوں میں تصرف کرے۔ اس حد سے تجاوز کر کے اپنے نفس کی پیروی کرنا۔ یا فرمانروائے حق تعالیٰ کے سوا کسی اور فرمانروا کی پیروی کرنا جتنا اور گرا ہی ہے۔

دنیا میں کامیابی کی اولین شرط کہا گیا کہ:-

اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ سے کفر کیا وہی دراصل نقصان میں ہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ (۲۹:۶)

تم میں سے جو کوئی خدا کی اطاعت سے پھر گیا اس حال میں مرا کہ وہ کافر تھا تو ایسے تمام لوگوں

كٰمِرًا قٰمًا وَّلِيْلًا حَبِيْطًا اَعْمٰلُهُمْ فِي

کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور جو کوئی ایمان لانے سے انکار کرے اس کا عمل

الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ (۲:۲۴)

ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان ٹھانے والوں میں

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ
وَهُوَ فِي الْآٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۵:۱)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ نائب خدا ہونے کی حیثیت سے دنیوی زندگی میں انسان کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ جس کا وہ نائب ہے اس کی فرمانروائی تسلیم کرے۔ اور دنیا میں جو کچھ کرے یہ سمجھ کر کرے کہ میں خدا کا نائب اور اس کا این ہوں۔ اس حیثیت کو تسلیم کئے بغیر خدا کی ملکیت میں وہ جس قدر تصرف کرے گا وہ محض باغیانہ تصرف ہو گا اور یہ قاعدے کی بات ہے کہ باغی اگر کسی ملک پر متصرف ہو کر بہتر کار گزار بھی دکھائے، تب بھی ملک کی اصلی حکومت اس کے حق میں تو تسلیم نہ کرے گی اور بادشاہ کی نجانہ میں باغی بہر حال باغی ہو گا، خواہ اس کی ذاتی سیرت اچھی ہو یا بُری۔ خواہ بناوٹ کر کے اس نے ملک میں اچھی طرح تصرف کیا ہو یا بری طرح

دنیا برتنے کے لئے ہے لہا گیا کہ۔

اے لوگو! جو کچھ زمین میں حلال اور پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں بدی اور بے حیائی اور خدا کے بار میں ایسی باتیں کہنے کا حکم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ - إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَإِنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۲: ۲۱)

اے ایمان لانے والو! جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرو، اور حد سے بھی نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور ان پاک اور حلال چیزوں میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہیں، اور اس خدا کے غضب سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ - وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ (۵: ۱۲)

کہو کہ کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کیا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے اور کس پاک رزق کو حرام کر دیا ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ (۴: ۷)

ہمارا پیغمبر ان کو نیکی کا حکم کرتا، اور بدی سے روکتا ہے۔ اور ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر اس سے بچو اور بندشوں کو دور کرتا ہے جو ان پر تھیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَتْلُبِكُمْ مَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ غَلَلٌ الْبَيْتِ وَالْمَنَازِلِ وَمَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ غَلَلٌ الْبَيْتِ وَالْمَنَازِلِ وَمَا كَانَتْ عَلَيْهِمْ غَلَلٌ الْبَيْتِ وَالْمَنَازِلِ (۱۹: ۷)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِمَّنْ
 آدَبْتُمْ (۲: ۲۵)

رُحْمًا يُبْتِغِيهَا مَا لَتَبْتُمَهَا عَلَيْهِمْ
 إِلَّا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ (۲: ۲۵)

وَلَقَدْ زَرْنَا نَالِحِينَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
 لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ
 أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ
 لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَدَلًا
 هَٰذَا صَلَّىٰ أُولَٰئِكَ هُمْ لَعَنُوا (۱۱: ۱۶)

تمہارے لئے اس میں کوئی حرج نہیں کہ اپنے رب کا
 فضل یعنی کاروبار کے ذریعہ سے روزی آلائش

اور رہبانیت کا طریقہ جو سچ کے پیروں نے خود
 نکال لیا تھا۔ انہوں نے جس خدا کی خوشنودی حاصل

کرنے کے لئے کیا تھا۔ وہ ہم نے ان پر نہیں لکھا تھا
 ہم نے جہنم کے لئے ایسے بہتر سے جن اور انسان پیدا

کئے ہیں جن کے پاس دل میں مگر ان سے سوچتے سمجھتے
 اور ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں

اور ان کے پاس کان ہیں مگر ان سے سنتے نہیں۔
 جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے

گذرے یہی لوگ غفلت میں ہیں۔

یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ انسان کا کام دنیا کو چھوڑ دینا نہیں ہے، نہ دنیا کوئی ایسی چیز ہے

کہ اس سے پرہیز اور حذر کیا جائے۔ اس سے دور بھاگا جائے اس کے کاروبار اس کے معاملات

اس کی نعمتوں، اور اس کی لذتوں اور زمینوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا جائے۔ یہ دنیا انسان ہی

کے لئے بنائی گئی ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ اس کو برتے اور خوب برتے۔ مگر بڑے اور پہلے پاک اور

پاک انسان اور نامناسب کے فرق کو ملحوظ رکھ کر برتے۔ خدا نے اس کو آنکھیں دی ہیں

اس لئے کہ وہ ان سے دیکھے۔ کان دیے ہیں کہ ان سے سنتے عقل دی ہے کہ اس سے کام لے اگر وہ اپنے

حواس، اپنے اعضاء اور اپنے قوائے ذہنی کو استعمال نہ کرے، یا استعمال کرے مگر غلط طریقہ سے تو اس

اور جانور میں کوئی فرق نہیں۔

دنوی زندگی کا مال اسبا گیا۔

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ
 الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِلَهُ اللَّهِ الْعُرُوسُ ﴿۱۱۰﴾
 كَاتِبِ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُرْفُوا بَيْنَهُ وَكَانُوا
 مُجْرِمِينَ (۱۱۰: ۱۱۰)

وَاصْرَبْ لَهُمْ مَثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 كَمَا أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ
 الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ وَالرِّيحُ وَ
 كَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا - الْمَالُ وَ
 الْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَقِيَّةُ
 الصَّالِحَةُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ
 أَمَلًا (۱۱۸: ۶)

آزقے سے متعلق اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دنیا کی زندگی
 کو دیکھو کہ کتنی الٹی اور نہ کوئی نزیب تم کو خدا سے بھول کر
 جن لوگوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا وہ ان دنوی زندگی کو
 کچے پھپھے پڑے رہے جو ان کو دیکھی تھیں اور وہ مجرم تھے
 ان کے سامنے دنوی زندگی کی مثال پیش کر۔ وہ لہجی
 ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور وہ زمین کے
 برگ و بار کے ساتھ مل گیا پھر آخر کار یہ سب نباتات
 بھوسہ ہو کر رہ گئی جسے ہوائیں اڑائے لے
 پھرتی ہیں۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے مال
 اور اولاد محض دنوی زندگی کی زینت ہیں بلکہ
 رکجے نزدیک ثواب آئندہ کی توقع کے اعتبار سے
 باقی رہنے والی نیکیاں زیادہ بہتر ہیں۔

اے ایمان لانے والو! تمہارے اموال اور تمہاری
 اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کر دیں جو لوگ ایسا
 کریں گے دراصل وہی ٹوٹے میں ہیں۔

تمہارے اموال اور تمہاری اولاد وہ چیزیں
 ہیں جو تم کو ہم سے قریب کر نیوالی ہوں ہم سے
 قریب صرف وہ ہے جو ایمان لایا اور جس نے ایک عمل کیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَمُوتُوا أَمْوَالِكُمْ وَلَا
 أَوْلَادِكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ
 ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۱۱﴾
 وَمَا أَمْوَالِكُمْ وَلَا أَوْلَادِكُمْ بِالْكَفَى
 تُغْرِبُكُمْ عِنْدَ رَبِّي الْآمَنُ الْآمَنُ وَ
 عَمِلَ صَالِحًا (۱۱۱: ۵)

جان رکھو کہ دنیا کی زندگی ایک کھیل ایک تماشاً
 ایک نامہری شان ہے اور آپس میں تمہارا ایک
 دوسرے پر فخر کرنا، اور مال اولاد میں ایک دوسرے
 بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی
 ہے کہ بارش ہوئی، اس کی روئیدگی نے نافرمان
 خوش کر دیا۔ پھر وہ پک گئی اور تونے دیکھا کہ وہ
 زرد پڑ گئی، پھر آخر کار وہ بھوسہ ہو کر رہ گئی۔

کیا تم ہر اونچی جگہ بے توجہ یا وگاریں بناتے اور
 عمارتیں کھڑی کرتے ہو، شاید کہ تمہیں ہمیشہ یہاں
 رہنا ہے۔

کیا تم ان چیزوں میں جو یہاں میں اطمینان سے
 چھوڑ دئے جاؤ گے؟ ان باغوں ان چشموں
 ان کھیتوں، ان نخلستانوں میں جن کے خوشے ٹوٹے
 پڑتے ہیں، تم پہاڑ کاٹ کاٹ کر گھر بنا رہے ہو۔
 اور خوش ہو۔

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تم کو آئے گی، خواہ
 بڑے مضبوطی پر جوں ہی میں کیوں نہ ہو
 ہر تہی کو موت آتی ہے۔ پھر تم سب ہماری طرف
 واپس لائے جاؤ گے۔

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ
 وَرِثَتُهُمْ وَتَفَاخُرُ بَيْنَكُمْ وَتَكَاتُرٌ فِي
 الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ
 الْكَفَّارِ سُبَاتِهِ تُمْرٌ يَّهْجُ فَمَرَدُهُ
 مُضَفَّرٌ ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا -

(۳:۵۷)

الَّذِينَ يَجُلُّ رِجْعِ آيَةٍ تَعْبَثُونَ وَتَتَّخِذُونَ
 مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ (۷:۲۶)

أَتَمْرَحُونَ فِي مَا هُمْنَا أَمِينٍ
 فِي جَنَّتٍ وَغَيْوِينَ وَشُرُوعٍ وَنَحْلٍ
 طَلَعَهَا هَظِيمٍ، وَتَتَّخِذُونَ مِنَ الْعِبَادِ
 يَوْمًا مَضْرُوبِينَ (۸:۲۶) -

أَيُّمَاتُ كُفْرًا يُدْرِكُكُمْ الْمَوْتُ
 وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ (۱۱:۴)
 كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا
 تُرْجَعُونَ (۶:۲۹)

أَخْسِبْتُمْ إِنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَادًا أَتَأْتِكُمُ النَّيَا
لَا تَرْجَعُونَ (۶:۲۳)

کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ تم نے تم کو بے خود کیا
کیا ہے۔ اور تم ہماری طرف واپس نہ لائے جا

پہلے کہا گیا تھا کہ دنیا تمہارے لئے ہے، اور اسی لئے بنائی گئی ہے کہ تم اس کو خوب اچھی
طرح پر تدابیر معاملہ کا دوسرا رخ پیش کیا جاتا ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ مگر تم دنیا کے لئے نہیں ہو
نہ اس لئے بنائے گئے ہو کہ یہ دنیا تمہیں برتے اور تم اسی میں اپنے آپ کو گم کر دو۔ دنیا کی زندگی سے
وہو کا کٹھا کر کھبی یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ ہمیں دائماً رہنا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ یہ مال یہ دولت، جیاداد
یہ عمارتیں یہ اولاد یہ عزیز یہ اقارب یہ دولت یہ شان و شوکت کے سامان، سب ناپائدار ہیں۔
سب کچھ دیر کا بہلا وا ہیں۔ سب کا انجام موت ہے۔ اور تمہاری طرح یہ سب بھی خاک میں مل جائیگا
ہیں۔ اس ناپائدار عالم میں سے اگر کوئی چیز باقی رہنے والی ہے تو وہ صرف نیکی ہے۔ دل اور روح کی
نیکی عمل اور نیک کی نیکی۔

اعمال کی ذمہ داری اور جواب دہی پھر کہا گیا :-

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أَخْفِيهَا
يُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا سَعَى (۱:۲۰)
هَلْ تَجْزُونَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ كَعْمَلُونَ
(۷:۲۷)

فیصلہ کی گھڑی جس کو ہم چھپانے کا ارادہ رکھتے
ہیں آنے والی ہے تاکہ ہمیں کوئی سہی کے مطابق
کیا تم کو تمہارے عملوں کے سوا کسی اور چیز کے لحاظ سے
جزا دیا جائے گی ؟

اور یہ کہ! انسان کو اتنا ہی ملیگا جتنی اس کو شش
کی ہے اور اس کی کوشش و محنت دیکھی جائے گی
پھر اس کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔ اور یہ کہ آخر کار
سب کو تیز پروردگار کے پاس پہنچنا ہے۔

وَأَنْ كَيْسَ لِللَّيْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى وَ
أَنْ سَعْيَهُ سَوْفَ يَرَى ثُمَّ يُجْزَى
الْجَزَاءُ الْآوَنَى وَأَنْ إِلَى رَبِّكَ
الْمُنْتَهَى (۳:۵۳)

جو اس ویسا میں اندھا تھا وہ آخر تیریں بھی

اندھا ہوگا۔ اور راہ راست کہتے ہیں ہوا

تم اپنے لیے جو نیکیاں اس دنیا جیسے بیچو گے انہیں

اللہ کے مال پاؤ گے، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے

اس دن سے ڈرو جب تم اللہ کے پاس واپس آئے

جاؤ گے پھر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا اور

ان پر ہرگز ظلم نہ کیا جائے گا۔

وہ دن جبکہ نفس اپنی کی ہوئی تھی اور اپنی

کی ہوئی بری کو حاضر پارہیگا۔

اس دن وزن ہی حق ہوگا۔ جن کے اعمال کا

پتڑا بھاری ہوگا۔ وہی لوگ فلاح پانے والے

ہوں گے اور جن کے اعمال کا پتڑا ہلکا ہوگا وہی

لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والے ہوں گے

کیونکہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے

جو شخص وزرہ برابر عمل کریگا اس کا نتیجہ

اور جو وزرہ برابر عمل کریگا اس کا نتیجہ بھی

اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور کہا کہ میں تم

کے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہ کروں گا۔ خداداد

وہ مرد ہو یا عورت۔

وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

أَعْمَى وَأَضَلَّ سَبِيلًا (۸: ۱۷)

وَمَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا فَنسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ عِدْوَةٌ

عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ مَا تَعْلَمُونَ بِصِيرٍ (۱۳: ۶)

يَوْمَ أَقْبَادُوا مَا تَرْجِعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ

لَهُمْ فِي كُلِّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

(۳۸: ۲)

يَوْمَ تَحْضُرُ كُلُّ نَفْسٍ مِمَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

فَتَحْضُرُ أَوْ مِنْ سُوءٍ (۱۳: ۳)

وَالْوِزْنَ يَوْمَئِذٍ بِالْحَقِّ مِمَّنْ ثَقَلَتْ

مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَ

مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ

يَجِيرُوا أَنفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا

يَأْتِينَ يَظْلِمُونَ (۱: ۷)

مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَ

مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (۹۹)

فَأَسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ

مِنْكُمْ مِمَّنْ ذَكَرُوا آيَاتِي (۱۲: ۳)

ہم نے تم کو جو کچھ بخشا ہے وہ سچ محروم و قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے اور وہ کہے کہ میرے رب کا ش تو مجھے تھوڑی مہلت اور دیتا تو میں تیرے پیغام کی تصدیق کرتا اور نیکو کاروں میں سے ہوتا مگر اللہ کی نفس کی مدت مقررہ آن پہنچنے کے بعد پھر اس کو مہلت ہرگز نہیں دیتا۔

کاش تم وہ وقت دیکھتے جب مجرم اپنے رب کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ پروردگار ہم نے اب دیکھ لیا اور سن لیا اب تو میں اپس کر دو ہم اچھے عمل کریں گے۔ اب ہم کو اتنا ان حاصل ہو گیا ہے..... مگر کہا جائیگا کہ اب اس کو یہی کامز اچھو کہ تم نے اس دن ہمارے پاس حاضر ہو نیکو بھلا دیا تھا ہم نے بھی تم کو بھلا دیا، اب میری کے غذاب کا مزہ چکھو ان اعمال کے بدل میں رحم کرتے تھے

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا دار اعمل ہے سہی اور کوشش کی جگہ ہے اور آخرت کی زندگی دارانجز اپنے نیکی اور بدی کے پھل اور اعمال کے بدلے کا گھر ہے۔ انسان کو موت کی گھڑی تک دنیا میں عمل کرنے کی مہلت ملی ہوئی ہے اس کے بعد اسے پھر عمل کی مہلت ہرگز نہ ملے گی لہذا اس عرصہ میں اس کو یہ بھکر سہی کرنی چاہئے کہ میرا ہر کام، میری ہر حرکت، میری ہر بُرائی اور بھلائی اپنا ایک اثر رکھتی ہے۔ ایک وزن رکھتی ہے، اور اس اثر اور وزن کے مطابق مجھے بعد کی زندگی میں اچھا

وَأَنْفِقُوا أَمْوَالَكُمْ مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِنَ الصَّالِحِينَ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا (۲:۲۳)

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَانذَرْنَا لَعَلَّ نَحْنُ مَوْقِنُونَ ..
..... قَدْ ذُوقُوا يَمَانَسِيْتُمْ بِقَاءِ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنَّا نَسِيْتُكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۲:۳۶)

یا بڑا نتیجہ ملنے والا ہے۔ مجھے جو کچھ ملے گا وہ میری یہاں کی خوشنوازی سے یہاں کے عمل کا بدلہ ہوگا۔ نہ میری کوئی نیکی ضائع ہوگی اور نہ کوئی بدی سزا سے بچے گی۔

انفرادی ذمہ داری | اس ذمہ داری کے احساس کو مزید تقویت دینے کے لئے یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ شخص خود اپنے فعل کا ذمہ دار ہے۔ نہ کوئی دوسرا اس کی ذمہ داری میں شریک ہے، اور نہ کوئی شخص کسی کو اس کے نتائج عمل سے بچا سکتا ہے :-

عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ
مَنْ صَدَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ -
(۱۴:۵)

تم پر تمہارے اپنے نفس کی ذمہ داری ہے، اگر تم ہدایت پاؤ تو دوسرا گمراہ ہونے والا تم کو کوئی نقص نہیں پہنچا سکتا۔

وَلَا تَلْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (۲۰:۶)

ہر نفس جو کچھ کماتا ہے اس کا بوجھ اسی پر ہے کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

كُلٌّ يَتَنَفَّسُكُمْ أَرْحَامَكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۱:۶۰)

قیامت کے دن تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد ہرگز کام نہ آئے گی تمہارا سکرمیان اللہ فیصلہ کرے گا۔ اور اس کی نظر تمہارے عملوں پر ہے

إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ
أَسَأْتُمْ فَلَهَا (۱:۱۷)

اگر تم نیک کام کرو گے تو اپنے نفس کے لئے کرو گے اور اگر بُرے کام کرو گے تو اسی کے لئے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَإِنْ
تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ خَمَلِهَا لَا يُحْمَلُ مِنْهُ
شَيْءٌ وَلَا وَكَانَ ذَا قُرْبَىٰ (۲:۲۸)

کوئی شخص کسی دوسرے کا بار گناہ اپنے سر نہ لے گا اور اگر کسی پر گناہوں کا بڑا بار ہو - اور وہ اپنا بوجھ بٹانے کے لئے کسی کو بلائے تو وہ اس کے بوجھ کا

کوئی حصہ اپنے اوپر نہ لے گا خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ فَآخِشُوا أَيُّمًا
لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنِ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ
هُوَ جَاذِعٌ عَنِ وَالِدِهِ شَيْعًا (۴:۳۱)
مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلَا نَفْسٍ مِمَّنْ يَهْدُونَ
(۵:۳)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خون
کو۔۔۔ جب کہ نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام
آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا
جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال اس کے سر
اور جس نے نیک عمل کیا تو ایسے لوگ خود اپنی بہتری
کے لئے راستہ صاف کر رہے ہیں۔

یہاں ہر انسان پر فرداً فرداً اس کے تمام اچھے اور بُرے اعمال کی کابل ذمہ داری کا بوجھ
ڈال دیا گیا ہے نہ یہ امید باقی رہنے دی گئی ہے کہ کوئی ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کا کفارہ ادا کر لے گا
نہ اس توقع کے لئے کوئی گنجائش چھوڑی گئی ہے کہ کسی کے تعلق اور کسی کے واسطے سے ہم اپنے جرائم کی پاداش
سنبھال جائیں گے۔ اور نہ اس خطرہ کا کوئی موقع باقی رکھا گیا ہے کہ کسی کا جرم ہمارے حسن عمل پر اثر انداز ہوگا
یا خدا کے سوا کسی کی خوشی کو ہمارے اعمال کی مقبولیت و نامقبولیت میں کوئی دخل ہے جس طرح آگ میں تھوڑے
دالنے دالے کو جلنے سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی اور شہد کھانے والے کو شیرینی کے احساس سے کوئی شے بند ہو
سکتی نہ جلنے کی مضرت میں کوئی دوسرا شخص اس کا شریک و سہم ہو سکتا ہے، اور نہ شیرینی کی لذت سے
کوئی دوسرا اس کو محروم کر سکتا ہے! اسی طرح بدکاری کے نتیجہ بد اور نیکو کاری کے انجام نیک میں بھی ہر شخص مجائے
خود منفرد ہے۔ لہذا دنیا کو برتنے میں ہر شخص کو اپنی پوری ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔ اور دنیا و ما
قبلہ نظر کے یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہئے کہ اپنے ہر عمل کا ذمہ داری خود ہوں، بُرائی کا وبال بھی
سنبھالنے اور برائی کا فائدہ بھی اکیلا میں اٹھانے والا ہوں۔

بانی